نجات والا ایمان

کیا کوئی محض ایمان سے نجات پاتا ہے یا ایمان اور فرمانبرداری سے؟

Saving Faith

Is one saved by faith alone, or by faith and obedience?

کوئی جو گُناہ سے خُدا کے نجات کے منصوبے کا بغور جائزہ لیتا ہے اِس پر قائل ہوگا کہ نجات ایمان کے وسیلے سے آتی ہے۔ پولوس اِس کو یہ کہتے ہوئے اور واضح کرتا ہے، ''کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے'' (افسیوں 2:8)۔

مگر نجات والا ایمان کونسا ہے؟ کیا انسان نئی زندگی میں سست ہے، جیسے کہ کُچھ تصدیق کرتے ہیں؟ کیا عقلی طور پر یسوع مسیح پر ایمان رکھنا اور اِس کے علاوہ کُچھ نہ کرنا نجات کا باعث ہے؟

ایمان سے نجات مُمکن ہے:

آگے آنے والے سوالات کے جواب کے لئے آئیں یوحنا 1:12 پڑھیں: ''لیکن جتنوں نے اُسے قبُول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں''۔ اِس آیت کے موافق مسیح پر ایمان یہ مُمکن بناتا ہے کہ کوئی شخص خُدا کا فرزند بن سکے۔ محض ایسا ایمان اُسے نجات نہیں دلاتا؛ بلکہ یہ نجات اُس کی پہنچ میں کر دیتا ہے۔ واضح طور پر اگر وہ یسوع مسیح کے نام پر ایمان نہیں رکھتا یا نجات کے منصوبے پر جو اُس نے دیا ہے تو وہ نجات کیلئے ضروری اقدامات پر عمل پیہاں نہ ہوگا۔

کیسے ایمان نے نوح کو بچایا:

''ایمان ہی کے سبب سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں ہدایت پا کر خُدا کے خوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لئے کشتی بنائی جس سے اُس نے دُنیا کو مُجرم ٹھہرایا اور اُس راستبازی کا وارث ہوا جو ایمان سے ہے'' (عبرانیوں 11:7)۔ نوح کے ایمان نے اُسے کیسے طوفان سے بچایا؟ وہ پہلے پہل ایمان لایا کہ کوئی ہلاکت والا طوفان آنے والا ہے حالانکہ اُس نے ایسا کبھی نہ دیکھا

تھا۔وہ مزید برآں ایمان لایا کہ اگر وہ خُدا کے بچانے کے طریقہ کو اپنائے گا تو رہائی پائے گا۔اُس کا ایمان،اُسے پھر خُدا کی شرائط کو پُورا کرنے میں رہنمائی کرتا ہے اور وہ نجات پاتا ہے۔

اِسی طرح،ایمان گُناہگاروں کو بچاتا ہے۔اُسے پہلے قبُول کرنا ہوگا جو اُس کے لئے مسیح نے کلوری پر کیا،کیونکہ اِس مُتبادل قُربانی پر نجات کا مُکمل منصوبہ بُنیاد رکھتا ہے۔لیکن گُناہگار کا ایمان اُس پر جو مسیح نے کیا۔اُس کا نجات کے وعدے پر ایمان،اگر اور جب وہ خُوشخبری کے اصولوں پر پُورا اُترتا ہے۔اُسے فرمانبرداری کی جانب راغب کرتا ہے،اور یہ فرمانبرداری کا ایمان اُس کے لئے نجات لاتا ہے۔

داروغہ کیسے نجات پاتا ہے:

وہ جو تصدیق کرتے ہیں کہ نجات محض عقلی ایمان سے آتی ہے،اور کہ گُناہگار کو کُچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی،بلکہ مسیح کو قبُول کرنا اور جو اُس نے کلوری پر کیا فلپئی کے قید خانہ کے داروغہ کے لئے پولوس کے الفاظ حوالہ دیتے ہیں:''خُداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا''(اعمال 16:31)۔مفہوم یہ ہے کہ جو کُچھ داروغہ نے کیا وہ یسوع پر ایمان لانا تھا۔لیکن اِس مفرُوضے کے مُخالفین آیت 32 کا حوالہ دینے میں ناکام رہتے ہیں جو کہتا ہے''اور اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے سب گھر والوں کو خُداوند کا کلام سُنایا۔اِس''کلام''میں یقیناً پانی کا بپتِسمہ بھی شامل تھا،کیونکہ آیت 33 کہتی ہے کہ داروغہ اور اُس کے سارے گھرانے نے بپتِسمہ لیا۔اور چونکہ پانی کے بپتِسمہ سے پہلے توبہ ضروری تھی،اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُنہوں نے توبہ بھی کی۔پھر آیت 34 میں،داروغہ ایک تجربہ حاصل کرتا ہے جس سے اُسے خُوشی ہوتی ہے۔

پھر کیسے داروغہ کا ایمان اُس کے لئے نجات لاتا ہے؟ایسا اُس کے خُوشخبری کے لوازمات پورا کرنے سے مُمکن ہوتا ہے۔ایمان اور فرمانبرداری نے اکٹھے مِلکر کام کیا اور اُس نے نجات پائی۔

اقرار کے ساتھ ایمان بھی ہونا چاہئیے:

رومیوں 10:9-10 کہتا ہے:''کہ اگر تُم اپنی زُبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دِل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اِقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے''۔لفظ کے لئے اصل میں eis سے ہے جس کا مطلب ہے''کے مقصد کے لئے''۔اِس حوالے کے مُطابق،نجات اور اقرار کے درمیان کامل تعلق ہے۔اور اقرار ایک عمل ہے جو ذہن میں محض ایمان سے بھی بڑھ کر ہے۔

دُعا کے ساتھ ایمان بھی ہونا چاہئیے:

نجات کے بارے میں اپنی تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے، پولوس کہتا ہے، ''کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا'' (رومیوں 10:13)۔ یقیناً، کوئی شخص اپنے دل سے بغیر جسمانی کوشش کے خُداوند کا نام لے سکتا ہے۔ لیکن فقرہ ''نام لے گا'' اکثر آواز کے استعمال یا زبانی دُعا کا مفہوم دیتا ہے۔ اور دُعا میں کسی بھی آواز کا استعمال ایمان کے علاوہ ایک عمل ہے۔

مزید آگے بڑھتے ہوئے، ہمیں خُدا کے کلام میں سکھایا جاتا ہے کہ کوئی شخص ایمان کے وسیلے سے روح القدس پاتا ہے (گلتیوں 3:2,14)۔ لیکن کیا یہ نعمت بغیر کسی عمل کے ایمان کے وسیلے سے ملتی ہے؟ کُچھ کہتے ہیں کہ ایسا ہے، اپنی یہ وجہ دیتے ہوئے کہ یہ مُناسب نہیں کہ کسی سے ایسی نعمت مانگیں جس کا اُس نے پہلے ہی وعدہ کیا ہے۔ لیکن مسیح کے الفاظ اِس نظریہ کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ ''پس جب تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا؟'' (لوقا 11:13)۔

ایمان اور فرمانبرداری:

پھر ایمان نجات پانے میں کونسا کردار ادا کرتا ہے؟ انسان کو مسیح کی قُربانی میں اور نجات کی نعمت کی دستیابی میں ایمان رکھنا چاہئیے۔ اُس کے ایمان کو اُسے توبہ کے کلام مُقدس کے حُکم کی تابعداری کی طرف راغب کرنا چاہئیے، یسوع کے نام میں بپتسمہ لے اور روح القدس پائے (اعمال 2:38)۔ اُسے ایمان رکھنا چاہئیے کہ اگر وہ توبہ کرے اور دُعا میں مانگے تب وہ روح القدس پائے گا۔ اُس کا ایمان اُسے فرمانبرداری کے طرف رہنمائی کرے گا اور پھر روح القدس پانے کا اور نجات کی معموری کا۔

افسیوں 2:8 میں کوئی تضاد نہیں ہے، جو کہتا ہے ''کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے'' اور یعقوب 2:24 جو کہتی ہے ''پس تُم نے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے''۔ بعد کا بیان یقیناً سچائی ہے جب ''اعمال'' کا مطلب خُوشخبری کی مُناسبت سے فرمانبرداری کے اعمال ہیں۔ صرف وہ جو ''ایمان کی فرمانبرداری''۔ اور وہ جو تعلیم کو مانتے ہیں، خُوشخبری کو مانتے ہیں، مسیح کو مانتے ہیں، نجات پائیں گے (دیکھئیے رومیوں 6:17,10:16;16:26 عبرانیوں 5:9)۔

نجات کا ایمان کسی کیلئے خُوشخبری کی فرمانبرداری کا باعث ہوتا ہے اور ایسی فرمانبرداری نجات لاتی ہے۔